قرآنی رسم الخط!

قاری ضیاء الحق

علماء محققین و ماہرین نے قرآن کریم کی قراءتِ صحیحہ و غیر صحیحہ کے درمیان فرق اور امتیاز کے لیے جو بنیادی اصول وارکانِ ثلاثہ مقرر کردیئے ہیں، ان میں سے ایک بنیادی رکن مصاحف عثمانی میں سے کسی ایک مصحف کے رسم کے ساتھ موافقت بھی ہے، اب یہ موافقت ظاہراً ہو یا احتمالاً یا تقدیراً۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (شہادت ۳۲ ہجری) نے جو پانچ (یا سات اور ایک قول پر آٹھ) مصاحف لکھوائے تھے، اُن میں سے کسی ایک مصحف میں وہ قراءت لکھی ہوئی ہو، چاہے سارے مصاحف میں نہ بھی ہو۔ دوسرے دواَرکان یہ ہیں: ا:.....نحوی وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے موافق ہو۔ ۲:.....صحیح اور متصل سند سے ثابت ہو۔

یہاں اصل موضوع کی طرف بڑھنے سے پہلے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ صرف ''خط'' اور ''رسم الخط'' میں بہت فرق ہے۔ ''خط'' کے معنی تو یہ ہیں کہ کسی کلمے کو اس کے ان حروف ہجاء سے لکھنا جو اس پر وقف اور ابتداء کے وقت پائے جاتے ہیں، جبکہ ''رسم الخط'' کے معنی ہوں گے ''قرآنی کلمات کو حذف وزیادت اور وصل وقطع کی پابندی کے ساتھ اس شکل پر لکھنا جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے اور وہ پیغمبر ﷺ سے بتواتر منقول ہے۔

''خط'' اور ''رسم الخط'' کے فرق کو ذہن نشین کرنے کے لیے ذیل میں دی گئی مثالوں پر غور کریں تو آسانی ہوگی:

ا:...العٰلمینَ ۲:...الرحمٰن ۳:...الصّٰلحٰت ۴:... هٰؤلآء ۵:...من نبائِ المرسلین

مذکورہ کلمات کا موجودہ خط رسم عثمانی کے موافق ہے، کیونکہ ان میں الف محذوف الرسم ہے، لکھا ہوا نہیں ہے، لہٰذا اس میں ''خط'' اور ''رسم الخط'' دونوں موجود ہیں، لیکن اگر ان ہی کلمات کو درج ذیل طریقہ پر لکھیں:

ا:... اَلعالمین ۲:...الرحمان ۳:...الصالحات ۴:...هاَٰاُلاء ۵:...من نباءِ المرسلین

خاص ان کلمات میں امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف امام ابوعمرو دانی رحمۃ اللہ علیہ سے الگ ہے۔ اسی طرح اس مصحف تاج میں تقریباً دس کلمات ایسے ہیں جو اس منہج سے مختلف ہیں، ان میں یا تو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ یا کسی دوسرے رسم عثمانی کے امام کے قول کو لیا گیا ہے، چند کلمات ایسے بھی ہیں کہ جن میں بعض قراءات متواترہ کی بنا پر حذفِ الف کو اختیار کیا گیا ہے، اس مصحف تاج اور دوسرے مصاحف خصوصاً مصحف مدینہ کے مابین موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کل (۱۷۴۶) کلماتِ رسم میں یہ فرق ہے، جن میں تقریباً ۹۸ ؍فیصد میں مصحف تاج میں امام ابوعمرو دانی رحمۃ اللہ علیہ کے منہج کو لیا گیا ہے اور مصحف مدینہ میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا منہج اختیار کیا گیا ہے۔

اب چند سالوں سے پاکستان میں ایک مخصوص لابی پاکستانی مصاحف کے رسم اور ضبط سے متعلق شکوک وشبہات پھیلا رہی ہے، چونکہ اس مسئلہ پر کوئی مدلل اور مرتب دستاویز منظر عام پر نہ تھی جس کی وجہ سے عالم عرب کے بعض اسکالرز اور ان کی دیکھا دیکھی بعض ہمارے پاکستانی اسکالرز بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے کہ عالم عرب میں متداول اور مروج مصاحف خواہ وہ مصری ہوں یا مدنی وہ تو رسم عثمانی کے عین مطابق ہیں اور پاکستانی مصاحف رسم عثمانی کے خلاف ہیں، لہٰذا اب پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہوگیا ہے کہ رسم قرآنی اور برصغیر پاک وہند کے مروج مصاحف سے مدلل ومرتب دستاویزی ثبوت کے ساتھ کتاب ترتیب دی جائے، جس میں ساری جزئیات، تفصیلات اور مقامات درج ہوں اور دلائل واضحہ سے اس مسئلہ کو مبرہن کیا جائے، امت مسلمہ کو آگاہی دی جائے اور ان کی آنکھیں کھولی جائیں۔ انہیں معلوم ہو کہ امت مرحومہ نے کبھی بھی کسی گمراہی اور سنگین غلطی پر اتفاق نہیں کیا اور ان شاء اللہ! کبھی کرے گی بھی نہیں، چہ جائے کہ رسم قرآنی پر پورے برصغیر کے اہل علم ارباب رسم محققین، ائمہ قراءات ومجودین، ماہرین فن قاطبۃً کتاب اللہ کے رسم پر یکے بعد دیگرے ضلالت وغوایت کا شکار ہوجائیں، کلا وحاشا۔

اس فتنے کا سد باب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پاکستان کی وزارت مذہبی امور پاکستان میں طبع ہونے والے تمام مصاحف قرآنی میں اپنے رسم عثمانی کی پوری حفاظت وپابندی کرے، ان میں واقعۃً جو اغلاط ہوں ان کی درستگی کے لیے ماہرین رسم عثمانی اہل علم وفضل کا انتخاب کرے، اس کا مربوط ومستحکم نظم قائم کرے، تاکہ قرآنی نسخوں کی طباعت میں رسم عثمانی کی پابندی کو یقینی بنایا جاسکے۔

تاج کمپنی ودیگر مطابع، اہل علم محققین علمائے رسم کا ایک بورڈ تشکیل دیں جو اِن اغلاط کی درستگی کا اہتمام کرے جو فی الواقع اصل رسم کی رُو سے قابل اصلاح ہیں اور جن کی نشاندہی مختلف مقالوں میں کردی گئی ہے۔

واللّٰہ الموفق والمعین وبہ نستعین آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ